مختصر

حیاتِ صدر الافاضل

از

مولانا محمد ارقم رضا نوری

ملک دھوبی والی، مراد آباد، یوپی الھند

ناشر

سدرۃ المنتھی: آنلائن پبلیشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مختصر

حیات صدر الافاضل

از

مولانا محمد ارقم رضا نوری

ملک دھوبی والی، مراد آباد، یوپی (الھند)

ناشر

سدرۃ المنتہی آنلائن پبلیشر

نام رسالہ : مختصر حیاتِ صدر الافاضل

نام مؤلف : مولانا محمد ارقم رضا نوری مرادآبادی

موبائل نمبر : 9760372653

ای میل : arqamnoori786@gmail.com

نظرِ ثانی : مولانا محمد عامر رضا مصباحی مرادآبادی

پروف ریڈنگ : مولانا محمد ارباز حنفی منظری بریلوی

صفحات : ۳۶

سال اشاعت : ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۲ء

بموقع : عرس حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ

ناشر : سدرۃ المنتھی آنلائن پبلیشر

سدرۃ المنتھی آنلائن پبلیشر

7304038592

شرفِ انتساب

استاذِ محترم، عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل، حضرت علامہ
مولانا محمد زاہد علی نعیمی (نوّر اللہ مرقدہ) کے نام
جنہوں نے میرے بچپن ہی سے دینِ حق کی طرف
میری رہنمائی فرمائی اور مجھے دینی تعلیم کے حصول کے
لیے آمادہ فرمایا۔ اللہ کریم استاذِ محترم کے درجات
بلند فرمائے اور جنت میں مصطفی کریم ﷺ کا
قربِ خاص عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین ﷺ

محمد ارقم رضا نوری مرادآبادی

فہرستِ مضامین

منقبت صدر الافاضل علیہ الرحمہ

پرچمِ دیں کو اٹھایا ہے نعیم الدین نے
اہلِ باطل کو مٹایا ہے نعیم الدین نے

اعلیٰ حضرت نے دیا صدر الافاضل کا لقب
مرتبہ کیا خوب پایا ہے نعیم الدین نے

نور کی وادی کو ظلمت سے بچانے کے لیے
خوب تن من دھن لگایا ہے نعیم الدین نے

کیوں مرادآباد کی قسمت نہ چمکے گی بھلا
اس کو جب اپنا بنایا ہے نعیم الدین نے

کنزِ ایماں کی اشاعت میں شرائط جو بھی تھے
بار ان سب کا اٹھایا ہے نعیم الدین نے

اہلِ سنت کو رضا کے مسلکِ حق سے سدا
رات دن باور کرایا ہے نعیم الدین نے

خود بھی کی حاجت روائی اپنے ہر منگتے کی اور
نانا جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی دلایا ہے نعیم الدین نے

فخر کر ارؔقم رضا اپنے مقدر پر، تجھے
اپنا دیوانہ بنایا ہے نعیم الدین نے

از قلم: محمد ارؔقم رضا نوری مرادآبادی

عرضِ حال

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالی ہی کہ لیے ہیں جس نے اس ناچیز کو دولتِ ایمان سے سرفراز فرما کر مسلکِ اعلی حضرت کا خادم و مبلغ بنایا، بزرگوں کی بارگاہ کا مؤدب اور ان سے محبت کرنے والا بنایا۔ کروڑوں درود وسلام نازل ہوں سرورِ عالم حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے سبب اللہ رب العزت نے کائنات کو وجود بخشا۔ لاکھوں سلام نازل ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ آل واصحاب پر جن کے سبب دینِ اسلام اطرافِ عالم میں غالب ہوا۔

بعض احباب نے اس خاکسار سے کئی دفعہ مطالبہ کیا کہ حضور فخر الاماثل، صدرالافاضل، علامہ سید محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات کے متعلق کوئی تفصیلی مقالہ لکھ دیجیے۔ فقیر اپنی کم علمی کے سبب ان کے مطالبہ کو کما حقہ پورا نہ کرسکا، البتہ مختلف تحریریں ایسی لکھ دیں جن کو پڑھ کر حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات کے بارے میں کسی حد تک رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس سال ۲۰۲۲ء میں عرس صدرالافاضل سے چند دن قبل بعض احباب نے پھر سے تفصیلی مقالہ کا مطالبہ کیا تو بندۂ ناچیز نے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کی تصانیف سے ملحق آپ کی حیات وخدمات کے مضامین، ماہنامہ معارفِ رضا کراچی اور سوانح صدرالافاضل کی مدد سے اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات پر توکل کرتے ہوئے مقالہ لکھنا شروع کردیا اور اللہ سبحانہ وتقدس کی توفیق سے مقالہ مکمل ہوگیا۔

خاکسار نے اس مقالہ کو جب برادر اکبر مولانا محمد عامر رضا مصباحی صاحب قبلہ کے پاس نظرِ ثانی اور عزیزِ گرامی مولانا محمد ارباز حنفی منظری صاحب کے پاس پروف ریڈینگ کے لیے بھیجا تو ان حضرات نے یہ مشورہ عنایت فرمایا کہ مقالہ کافی طویل ہے، بہتر ہے کہ اس کو مختصر سے رسالہ کی شکل دے دی جائے۔ خاکسار نے ان مخلص احباب کے اس عظیم مشورہ کو فوراً قبول کیا اور مقالہ کو مختصر رسالہ کی شکل میں کمپیوز کر دیا۔ اور اس کا نام ''مختصر حیاتِ صدر الافاضل'' رکھا۔

برادرِ اکبر مولانا محمد عامر رضا مصباحی صاحب اور عزیزِ گرامی مولانا محمد ارباز حنفی منظری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے مختلف مقامات پر مفید مشوروں سے نوازا، اور ضرورت پڑنے پر بعض مقامات پہ اصلاح بھی فرمائی۔ ساتھ ہی ساتھ ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے اس موضوع پر قلم چلانے کے لیے ابھارا۔ اللہ کریم ان تمام حضرات کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس بارگاہ کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔

اللہ تعالی میری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے، باعثِ خیر و برکت بنائے۔ حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفید و مستفیض فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد ارقم رضا نوری

مقیمِ حال: ملک دھوبی والی، مرادآباد، یوپی (الھند)

تقریظِ جلیل

ماہر علم وفن، عالم باعمل، مولانا محمد عامر رضا مصباحی صاحب قبلہ

استاذ: جامعہ اشرفیہ حبیبیہ برکاتیہ، فتح پور، مرادآباد یوپی (الھند)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رفیق گرامی مولانا محمد ارقم رضا نوری صاحب کے رسالہ مسمی ''مختصر حیات صدر الافاضل'' کا مخطوط مسودہ نظر سے گزرا۔ رسالہ کو پڑھا، دیکھا، ماشاء اللہ خوب سے خوب تر پایا۔ اسی طرح اور رسائل سامنے آتے رہیں اور ان کی اشاعت ہو۔ دعا ہے مولی تعالی اس کاوش کو قبول فرما کر مفیدِ انام فرمائے، موصوف کو جزائے وافر عطا فرمائے، مزید لکھنے کی توفیق سے نوازے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین علیہ و علی آلہ و صحبہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

فقیر محمد عامر رضا مصباحی

خادم التدریس جامعہ اشرفیہ حبیبیہ برکاتیہ

فتح پور، ضلع مرادآباد، یوپی (الھند)

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ

اظہارِ مسرت

از: ناشر مسلک اعلی حضرت مولانا محمد ارباز حنفی منظری بریلوی صاحب قبلہ

حامدا و مصلیا و مسلما

بڑی مسرت وشادمانی ہوئی جب میرے پاس عزیز گرامی قدر مولانا محمد ارقم رضا نوری مرادآبادی صاحب قبلہ نے زیر نظر رسالہ ''مختصر حیات صدرالافاضل'' بھیجا۔ میں نے انہماکی کے ساتھ اول تا آخر رسالہ کا مطالعہ کیا، رسالہ کو بہت عمدہ، مختصر و جامع پایا۔ موصوف نے خوب آسان وسلیس زبان استعمال کی ہے جو عوام الناس کے لیے خاصًّا مفید ہے۔ مولانا موصوف ایک قابل شخصیت ہیں، دین کی خدمت کا بڑا جذبہ رکھتے ہیں۔ خلّاق کائنات جلّ شانہ سے دعا ہے کہ موصوف کو خوب کامیابی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو مقبول عام و خاص بنائے، ہم سب کو سیدی صدر الافاضل علیہ الرحمہ کا خصوصی فیضان عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس ﷺ

فقیر محمد ارباز حنفی منظری

جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ

مختصر

حیاتِ صدرالافاضل

حضور صدر الافاضل کا نام ونسب

نام: آپ کے والد محترم نے آپ کا تاریخی نام غلام مصطفی اور عرفی نام محمد نعیم الدین تجویز فرمایا۔

نسب: آپ کا سلسلۂ نسب یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے مگر یہاں ہم زمانۂ قریب میں جو آپ کے اجداد گزرے ہیں ان کا ذکر کر رہے ہیں: "نعیم الدین ابن مولانا معین الدین ابن مولوی امین الدین ابن کریم الدین آزاد"۔

خاندان کی شان: والد گرامی مولانا معین الدین صاحب کا مشغلہ درس وتدریس تھا۔ حضرت علامہ عمر صاحب نعیمی کے قول کے مطابق مرادآباد کی خواندہ آبادی کا ایک ربع آپ کے ہی سلسلۂ تلمذ سے وابستہ تھا، شاعری میں آپ نزہت تخلص استعمال کرتے تھے اور استاذ الشعرا آپ کا لقب تھا۔آپ کے دادا اور پردادا بھی اپنے وقت کے عظیم شعرا میں سے تھے۔

ولادت: آپ کی پیدائش سرزمین مرادآباد میں یکم جنوری ۱۸۸۳ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بروز پیر کو ہوئی۔

تعلیم وتربیت

جب آپ چار سال کے ہوئے، تو اس زمانہ کے شرفا، علما اور مشائخ کے رواج کے مطابق بڑی دھوم دھام سے آپ کی رسم بسم اللہ خوانی ہوئی۔ آپ جب آٹھ سال کے ہوئے تو آپ نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کر لیا اور آپ نے فارسی عربی کی تعلیم

اپنے والد بزرگوار سے حاصل فرمائی۔ متوسطات علوم درسیہ اور فن طب حضرت مولانا حکیم فضل احمد امروہی علیہ الرحمہ سے حاصل کیے۔

اس کے بعد حضرت علامہ فضل احمد امروہی آپ کو حضرت علامہ سیدنا شیخ الکل مولانا محمد گل کابلی علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں لے گیے جن کی درسگاہ سے نہ جانے کتنے افراد دین متین کے سپاہی بنے۔

اُس وقت مرآداباد کا مدرسہ امدادیہ (جواب بدمذہبوں کے قبضہ میں ہے) حضرت علامہ محمد گل علیہ الرحمہ کے نقش پا کی برکت سے مشہور ومعروف تھا۔ حضرت علامہ فضل احمد امروہی نے مولانا محمد گل علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نعیم الدین صاحب نہایت ذہین وفطین ہیں، ملاحسن تک پڑھ چکے ہیں، میری دلی خواہش ہے کہ باقی تعلیم آپ کی خدمت میں رہ کر حاصل کریں۔ حضور محمد گل علیہ الرحمہ نے آپ کی مبارک پیشانی پر نظر ڈالی اور قبول فرما کر اظہار مسرت فرمایا اور اپنے قرب خاص میں رکھ کر علم ومعرفت کے وہ جام پلائے کہ بیس سال کی عمر شریف میں تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم دے کر بارگاہِ خدا و رسول کا سچا عاشق بنادیا۔

آپ کے اساتذۂ کرام

جن اساتذۂ کرام نے آپ کو علم وعمل کے جام پلا کر شجر اسلام کی آبیاری اور دشمن دیں کی سرکوبی کے لیے ایک مجاہد اعظم کی حیثیت سے قوم کے سامنے پیش کیا ان

نفوس قدسیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ عارف باللہ شیخ الکل علامہ سید محمد گل کابلی علیہ الرحمہ

۲۔ آپ کے والد گرامی، ممتاز العلما علامہ سید معین الدین علیہ الرحمہ

۳۔ محقق عصر علامہ فضل احمد امروہی علیہ الرحمہ

۴۔ استاذ الحفاظ علامہ سید نبی حسین علیہ الرحمہ

۵۔ شیخ طریقت حضرت علامہ حافظ حفیظ اللہ علیہ الرحمہ

۶۔ رئیس الخطبا علامہ سید ابوالفضل علیہ الرحمہ

یہ وہ چھ افراد ہیں جو اپنے وقت کے ممتاز ترین افراد کی صف اول میں شمار ہوتے تھے، جن کی درسگاہِ فیض سے صدر الافاضل نے علم و عمل کے جام پی کر اپنی پیاس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی تشنگی دور فرمائی۔

بیعت وخلافت

حضور صدر الافاضل حضرت شاہ جی میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کی خدمت میں اکتساب فیض کرنے کے لے تشریف لے گئے اور عرض کیا: حضور مجھے اپنے غلاموں میں داخل فرما لیجیے۔ حضور شاہ جی میاں علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: نعیم الدین تمہارا حصہ شہر مرادآباد میں محمد گل شاہ صاحب کے پاس ہے، آپ کو وہیں سے حصہ ملے گا۔ چناچہ آپ فیض مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفیض ہونے کے لیے حضور شیخ الکل محمد گل علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے

نوازے گیے۔ پیر و مرشد نے اپنے شاگرد رشید کو چاروں سلاسل کے اوراد و وظائف، ذکر واذکار، افکار واشغال کی اجازت مرحمت فرما کر اس مقام پر پہنچا دیا جہاں پہنچنے کے لیے دوسرے افراد کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور آپ کو شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور امام اہلسنت امام احمد رضا خان اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے خلافت حاصل ہے، اس کے علاوہ آپ کو دوسرے بہت سے بزرگوں سے خلافت حاصل ہے اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

نکاح مسنونہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالیشان ''**النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی**'' کی برکتوں سے سرفراز ہونے کے لیے آپ نے ۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۲۲ھ میں ایک نیک بخت خاتون جو رئیس اعظم مراد آباد کی شہزادی تھیں ان سے نکاح فرمایا جن کے بطن اطہر سے چار لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

اولاد کرام

آپ کے فرزند اکبر صدر العلماء علامہ سید ظفر الدین نعیمی علیہ الرحمہ ہیں۔ ان کے بعد رہنمائے ملت حضرت علامہ سید اختصاص الدین نعیمی علیہ الرحمہ ہیں۔ ان کے بعد قائد ملت حضرت علامہ سید ظہیر الدین نعیمی علیہ الرحمہ ہیں۔ اور سب سے چھوٹے شہزادے حضرت علامہ سید محمد اظہار الدین نعیمی عرف حنفی میاں علیہ الرحمہ ہیں۔

شعر؎

گھرانہ آپ کا سادات سے ہے آپ سید ہیں
بڑا عالی نسب ہے با خدا صدر الافاضل کا

صدرالافاضل اعلیٰ حضرت کی نظر میں

جب کسی شخصیت کی آفاقی عظمت وعبقریت کو سمجھنا ہوتو علم وعمل کی دنیا میں اس کے انفرادی اور امتیازی کارہائے نمایاں کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں اس کے دور کے شہرۂ آفاق اور مایۂ افتخار شخصیات کی کیا رائے ہے۔

صدرالافاضل کو ان کے دور کے جملہ مفسرین ومحدثین، محققین ومناظرین، اکابر علما کی جانب سے خصوصاً امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان کی جانب سے متفقہ طور پر صدرالافاضل کا لقب دیا جانا اور وہ بھی اس طرح کہ یہ مبارک لقب آپ کے نام کی جگہ بولا جانے لگا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔اور علاوہ ازیں اس سلسلہ کی سب سے اعلیٰ کڑی یہ ہے کہ دنیائے سنیت کے مجدد اعظم سیدی سندی آقائی مولائی امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان جیسی عظیم شخصیت جس کو آسمان علم وفضل کا درخشندہ آفتاب اور ولایت وکرامت کا تاجدار تسلیم کیا گیا ہے، وہ امام آپ کو صدرالافاضل کا لقب عطا فرماتا ہے اور پوری دنیا آپ کو صدرالافاضل کہنے لگتی ہے۔حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے بلندئی درجات کے لیے یہ بات روز روشن کی طرح آشکار ہے کہ اعلیٰ

حضرت کے خلفا میں ایسے ہیرے اور تلامذہ میں ایسے ماہ پارے کثیر تعداد میں موجود تھے جن کی چمک دمک سے پوری دنیائے علم وفضل چمکتی دمکتی دکھائی دے رہی ہے۔لیکن جب بھی ایسا موڑ آتا تھا کہ کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے معتمد شخصیت کی ضرورت پیش آتی تو اس وقت جمیع علمائے اہل سنت کے درمیان سے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ حضور صدر الا فاضل کو منتخب فرمایا کرتے تھے۔کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:شعر

یہی ہیں جن پہ کامل فخر تھا خود اعلی حضرت کو
بھلا اب کیا بیاں ہو مرتبہ صدر الافاضل کا

اعلی حضرت اور صدر الا فاضل کی ملاقات کا سبب

جس دور میں سیدی سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا قلم دشمنان دین کے لیے موت کا سامان پیدا کر رہا تھا، آپ کی تصنیفات مبارکہ پورے ملک میں ہلچل پیدا کر کے لوگوں کو شریعت کا معتقد بنا رہی تھیں، اسی دور میں آپ کی محققانہ تصنیفات کے مطالعہ سے حضور صدر الا فاضل علیہ الرحمہ کے دل میں حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی بے حد محبت پیدا ہوگئی تھی۔ایک مرتبہ ادریس نامی ایک شخص جس کا تعلق راجستھان جودھپور سے تھا اس مردود نے حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے خلاف نظام الملک اخبار میں ایک مضمون شائع کیا۔جب اس مضمون پر حضور صدر الا فاضل کی نگاہ پڑی تو آپ کو بہت صدمہ پہنچا، چنانچہ اسی وقت آپ نے اس مضمون کا رد بلیغ فرماتے

ہوئے ادریس کے شکوک وشبہات، افکار ونظریات پر ایسا زوردار حملہ کیا کہ اس بد بخت نے پھر کبھی اپنا منہ کھولنے کی کوشش نہیں کی۔ اور آپ نے ایک مضمون اسی نظام الملک اخبار میں حضور اعلی حضرت کی مدح وثنا کرتے ہوئے شائع کر دیا۔

جب یہ اخبار ملک کے کونے کونے میں پھیلا اور اس کی خبر لوگوں نے سیدی سرکار اعلی حضرت کو دی تو سیدی اعلی حضرت نے خود اس اخبار کا مطالعہ فرمایا، جس کو پڑھ حضور اعلی حضرت کو حضور صدر الافاضل سے بے انتہا محبت ہو گئی۔ آپ نے لوگوں سے حضور صدر الافاضل کے بارے میں دریافت فرمایا، تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ کارنامہ مراد آباد کے ایک نو عمر عالم دین کا ہے۔ المختصر حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے آپ کو بریلی آنے کے لیے دعوت دی، حضور صدر الافاضل نے لبیک کہا اور بارگاہ اعلی حضرت میں حاضر ہو گیے۔ سیدی سرکار اعلی حضرت نے بڑی شفقتوں اور محبتوں سے نوازتے ہوئے اپنا مہمان خاص تسلیم کیا۔ پھر تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان غلاموں میں ایسا تعلق پیدا ہوا کہ حضور صدر الافاضل اکثر و بیشتر بریلی شریف تشریف لے جاتے اور سیدی سرکار اعلی حضرت مراد آباد تشریف لاتے۔

دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسداری کے لیے حضور اعلی حضرت اکثر حضور صدر الافاضل کو ہی بحیثیت صدر بنا کر بھیجتے، متعدد مواقع پر آپ کو اپنا وکیل بنا کر دشمنان دین کی سرکوبی کے لیے بھیجا کرتے تھے، صدر الافاضل کے لقب سے حضور

اعلی حضرت نے ہی آپ کو سرفراز فرمایا۔ حضور اعلی حضرت آپ کو جہاں بھی بھیجتے آپ ہمیشہ فتح کے ساتھ واپس آتے۔ اسی لیے حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے کہا:

شعر؂

میرے نعیم الدین کو نعمت

اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

آپ محبت کا تقاضہ دیکھیں اعلی حضرت آپ کو میرے نعیم الدین کہتے ہیں۔ واہ! بزرگوں کی محبت۔ اعلی حضرت ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں:

اَلَیْسَ نَعِیْمُ الدِّیْنِ غَصَّةَ حَلْقِکُمْ

یُبَدِّدُ شَمْلَ الضَّالِّیْنَ بِصَوْلَتِہٖ

یعنی: (اے وہابیو، دیوبندیو اور تمام مذاہب باطلہ کے ماننے والو!) کیا نعیم الدین تمہارے حلق کا کانٹا نہیں ہے؟ یقیناً وہ اپنے علم وحکمت سے گمراہیت کو اکھاڑ پھینکے گا۔

آپ کی تصنیفات

بچپن سے ہی آپ کے اندر دینِ متین کو اجاگر کرنے کا جذبہ موجزن تھا۔ جہاں آپ نے درس وتدریس کے ذریعہ اشاعت دین میں حصہ لیا، وہیں تحریر کے ذریعہ دین کی کافی خدمت کی۔ دوران طالب علمی سے ہی فتاوی نویسی شروع فرمادی اور ۲۰ سال کی عمر شریف میں مستقل طور پر تصنیف وتالیف کا کام شروع کردیا۔ حضور

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ترجمہ کنز الایمان پر آپ نے خزائن العرفان کے نام سے ایسی جامع و مانع تفسیر فرمائی جو اپنے اندر پاکیزہ اسلوب، مثبت دلائل اور علمی مواد کو انتہائی بلیغ مگر شائستہ انداز میں محیط ہے۔ آپ نے تقریباً ۲۴ یا ۲۵ سال کی عمر شریف میں الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفی علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی مدلل کتاب لکھی جو اہل علم کے مابین بہت مقبول ہوئی اور اس کتاب کا تمام باطل فرقے رہتی دنیا تک جواب دینے سے قاصر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت ساری کتابیں لکھیں، سب کا تعارف اختصار کے منافی ہے البتہ ہم ان میں سے چند کا نام تحریر کرتے ہیں:

۱۔ خزائن العرفان علی ترجمۃ کنز الایمان

۲۔ الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفی

۳۔ التحقیقات لدفع التلبیسات

۴۔ گلبنِ غریب نواز

۵۔ اصول حدیث

۶۔ اسواط العذاب

۷۔ آداب الاخیار

۸۔ سوانحِ کربلا

۹۔ سیرتِ صحابہ

۱۰۔ فرائد النور فی جرائد القبور

۱۱۔ارشاد الانام فی محفل المولود والقیام

۱۲۔زاد الحرمین

۱۳۔ الموالات

۱۴۔ ریاضِ نعیم (نعتیہ دیوان)

۱۵۔ فیضان رحمت

۱۶۔ کتاب العقائد

۱۷۔احقاق حق (رد آریہ)

۱۸۔افاضات صدر الافاضل

۱۹۔ کشف العجاب عن مسائل ایصال الثواب

۲۰۔مجموعۂ فتاوی

۲۱۔ نعیم البیان فی تفسیر القرآن

۲۲۔مظالم نجدیہ بر مقابر قدسیہ

۲۳۔ پراچین کال (پہاڑی زبان میں)

۲۴۔ ہدایت کاملہ بر قنوت نازلہ

۲۵۔فن سپہ گری

۲۶۔اسلام اور ہندوستان

۲۷۔نجدیوں کا نیا دین

۲۸۔حق کی پہچان

۲۹۔شرح قطبی

۳۰۔اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان

آپ کے چند مشہور تلامذہ

۱۔حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

۲۔شمس العلماء علامہ شمس الدین نعیمی جونپوری (مصنف قانون شریعت)

۳۔امام الفلسفہ علامہ غلام یزدانی نعیمی

۴۔امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی

۵۔قائد اہل سنت علامہ رفاقت حسین کانپوری

۶۔امین شریعت علامہ محمد عمر نعیمی محدث اعظم پاکستان

۷۔تاج الاسلام علامہ محمد حسین نعیمی سنبھلی ناظم اعلی جامعہ نعیمیہ لاہور

۸۔صاحب تسہیل المصادر علامہ عبد الرشید نعیمی فتح پوری

۹۔حافظ ملت علامہ عبد العزیز نعیمی محدث مرادآبادی بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

۱۰۔مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن نعیمی اڑیسوی

۱۱۔رئیس الاطبا مولانا معین الدین نعیمی

۱۲۔قمر العلما علامہ مظفر حسین اشرفی نعیمی کچھوچھوی

۱۳۔صاحب شرح قصیدہ بردہ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد نعیمی

۱۴۔اجمل العلماعلامہ اجمل حسین نعیمی سنبھلی

۱۵۔عزیز العلماءعلامہ عبدالعزیز فتح پوری

۱۶۔اشرف المشائخ علامہ سید مختار اشرف اشرفی نعیمی کچھوچھوی

۱۷۔علامہ پیر کرم شاہ ازہری نعیمی

یہ نفوس قدسیہ درس وتدریس تحریر وتقریر کے ایسے آفتاب ہیں جن کے ذکر سے اہل علم کی اجڑی ہوئی بستیوں میں روشنی ہوتی ہے۔ان کے علاوہ ہزاروں علمائے کرام و مفتیان عظام نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

آپ کے روزمرہ کے معمولات

حضرت مولانا سید منظور احمد صاحب گھوسوی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نمازِ صبح محلہ کی مسجد میں باجماعت ادا کرتے۔آپ کے مسجد میں جانے سے قبل ہی ایک چار فٹ اونچے سماور (بھگونہ) میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا،اور آگ جلا دی جاتی،اتنے میں آپ نماز پڑھ کر واپس ہوتے چائے تیار ہو جاتی۔آپ مسجد سے تشریف لاتے تو بیٹھک میں تکیہ سے ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوتے۔اور دیکھتے ہی دیکھتے آدمیوں کی بھیڑ جمع ہو جاتی،عام طور سے پچاس سے دوسو آدمیوں تک بھیڑ آتی اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہر دونوں میں جگہ نہیں رہتی تھی۔آپ کے تشریف

رکھتے ہی خدام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ پرچ میں لگا کر اور چائے کی پیالی پر ایک پاؤ روٹی رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ وہ پیالی اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اپنی داہنی جانب بیٹھے ہوئے شخص کو دے دیتے۔ اور پھر اسی طرح چار چھ پیالیاں آپ بائیں اور سامنے بیٹھنے والوں کو خود تقسیم فرماتے، بقیہ پورے مجمع کو خدام اس طرح ایک پاؤ روٹی اور ایک پیالی چائے تقسیم فرماتے اور حضور صدرالافاضل بھی ایک پیالی چائے کے ساتھ پاؤ بھر روٹی تناول فرماتے، یہ آپ کا صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

مولانا منظور صاحب نے کئی دفعہ زور دے کر یہ بات بیان فرمائی کہ حاضرین کم ہوں یا زیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی کہ وہی سماور بھر چائے روزانہ آنے والے تمام آدمیوں کے لیے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضرین کی تعداد زیادہ ہوگئی ہو تو مزید انتظام کیا جائے، اسی سماور سے ہمیشہ سب کو چائے پوری ہو جاتی۔ اس بیان سے سید صاحب بتانا یہ چاہتے ہیں کہ حضور صدرالافاضل کی یہ بہت بڑی کرامت تھی۔

چائے کا دور ختم ہونے کے بعد آپ حاضرین میں سے کسی ایک سے پوچھتے: آپ کیسے تشریف لائے؟ وہ عرض کرتے: حضور میری بچی پر آسیب کا اثر ہے دعا کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ مولانا عمر نعیمی یا کسی ایسے ہی بزرگ سے فرماتے کہ انہیں فلاں تعویذ دیا جائے، تعویذ پیش کیا جاتا، آپ صاحب حاجت کو ترکیب بتاتے، وہ اس کو

لیتا،سلام کرتا اور چلا جاتا۔اسی دوران آپ دوسرے سے فرماتے: آپ کا آنا کیسے ہوا؟ وہ اپنی بیماری کا حال بیان کرتا،آپ نبض دیکھتے حالت جانچتے اور طب پڑھنے والے طلبہ میں سے کسی کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے: نسخہ لکھو! نسخہ لکھوا کر مریض کو دیتے،ترکیب استعمال بتاتے، وہ رخصت ہوتا۔ اتنے میں ہی آپ تیسرے سے فرماتے: آپ کا آنا کیسے ہوا؟ وہ دینی مسئلہ دریافت کرتا،اگر سوال زبانی ہوتا،تو فورا جواب ارشاد فرماتے۔اور اگر تحریری ہوتا تو خود بولتے،اپنے کسی شاگرد کو لکھنے کا حکم دیتے اور موہر لگا کر وہ فتوی اس کو دے دیتے۔پھر اگلے سے پوچھتے، وہ دست سوال دراز کرتا ،آپ تکیہ کے نیچے سے بٹوہ نکالتے اور اس کی حاجت پوری فرماتے۔اسی طرح پورے مجمع کے مسائل کو روزانہ فوراحل فرماتے ایسا معلوم ہوتا کہ بادشاہ کا دربار لگا ہو،اور ہر حاجت مند کی حاجت پوری ہو رہی ہو۔

جب مجمع کے تمام لوگوں کی حاجتیں پوری فرما دیتے تو طلبہ کی جماعت کی طرف متوجہ ہوتے اور سب کو باری باری سبق پڑھاتے؛ کسی کو منقولات کا درس دیتے، کسی کو معقولات پڑھاتے، کسی کو طب کی تعلیم دیتے،ان ہی تمام مصروفیات میں ظہر کا وقت ہو جاتا۔

کسی دن مہتمم صاحب جامعہ نعیمیہ کا حساب اسی دوران پیش کرتے۔تو آپ کبھی پورا مطالبہ اور کبھی کچھ رقم فاضل خرچ ہوتی اسے اپنے اسی بٹوے سے پوری فرماتے۔

مولانا سید منظور احمد صاحب گھوسوی کا بیان ہے کہ حضور صدر الافاضل نے اپنی

زندگی میں ایک سے ایک بڑا کام کیا، جامعہ نعیمیہ قائم کیا، جو مدتوں تعمیری لحاظ سے پوری جماعت میں واحد ادارہ رہا، اعلیٰ درجہ کا برقی پریس لگایا، ماہنامہ ''السواد الاعظم'' جاری کیا، کئی آل انڈیا کانفرنسیں منعقد کیں، روزانہ کے شاہانہ اخراجات لیکن کبھی میں نے آپ کو چندہ کی اپیل کرتے، دست طلب دراز کرتے اور لفظ سوال منہ سے نکالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جو کیا اپنے دست و بازو کی قوت اور اپنے بٹوے سے کیا۔ آگے مولانا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ کی ان کاموں میں کوئی مدد نہیں کرتا بلکہ لوگ از خود آپ کو ان کاموں کے لیے رقم دیتے۔ ہاں! آپ نے خود کسی سے مطالبہ نہیں کیا اس زمانہ میں مشہور تھا کہ حضور صدر الافاضل کو دست غیب ہے۔

نماز ظہر کے بعد آپ کا دستر خوان لگتا، تو اس وقت بھی صبح کی طرح جتنے لوگ موجود ہوتے آپ سب کو باصرار کھانے کی دعوت دیتے بہت سے لوگ نہایت ادب سے معذرت کرتے کہ کھا کر آتے ہیں، بہت سے لوگ آپ کا امر پورا کرنے کے لیے تبرکا شریک ہو جاتے اور دو چار لقموں پر اکتفا کرتے اور بہت سے لوگ آسودہ ہو کر کھاتے۔ صبح کی مجلس کی طرح دوپہر کے دستر خوان کا بھی یہی حال تھا کہ کتنے ہی لوگ آجائیں، کھانا یوں ہی برابر گھر میں سے آتا رہتا۔

افسوس! سید منظور احمد صاحب نے اپنا مشاہدہ یہیں تک بیان کیا کاش کوئی اور شاہد مل جاتا جس نے باقی اوقات کی سرگرمیاں بھی ملاحظہ کی ہوتیں، تو ہمارا یہ عنوان مکمل

ہوجاتا اور ہم اس کو روزمرہ کا نہیں، شب وروز، لیل ونہار قرار دیتے۔

(ماخوذ از حالات زندگی صدر الافاضل فی ضمن اطیب البیان)

خیال خاطر احباب

یوں تو پورے ہندوستان میں حضور صدر الافاضل کے احباب کا وسیع حلقہ تھا۔ لیکن حضور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا شاہ محمد امجد علی علیہ الرحمہ مصنف بہار شریعت سے ایک خاص رابطہ تھا جس کی غالباً وجہ یہ تھی کہ حضور اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے نائبین میں یہ دونوں حضرات اکثر موروچوں پر مل جھل کر ساتھ کام کرتے تھے۔ حضور اعلی حضرت سے قرآن کریم کا ترجمہ کرانے میں بالکلیہ حضور صدر الشریعہ کی جد وجہد کا دخل تھا۔ پورا ترجمہ انہوں نے اپنے قلم سے نقل کیا تھا۔ اور حضور صدر الافاضل نے اس کی اشاعت کا بوجھ بالکلیہ اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔ بدمذہبوں سے مناظرے میں دونوں حضرات ایک ساتھ رہتے۔ قومی وملی اجتماعات اور جماعتی سرگرمیوں میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے۔ حد یہ ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے سلسلہ میں اپنے چہیتے شاگردوں (شیر بیشۂ سنت، حافظ ملت) کو چھوڑ کر پوری طرح ساری جد وجہد میں حضور صدر الافاضل کے ساتھ رہے۔ (اور یہی وہ کانفرنس تھی جس میں حضور صدر الافاضل نے مسلک اہل سنت کو مسلک اعلی حضرت کا نام دیا اور سب سے پہلے مسلک اعلی حضرت کا نعرہ لگایا اور اہل حق واہل باطل کے درمیان حد فاصل قائم فرمادی)۔ حضور صدر الافاضل کے دل میں حضور

صدر الشریعہ کی کیسی قدر تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت صدر الشریعہ کا وصال پر ملال ۲ ذی قعدہ کو ہوا، اس وقت حضرت صدر الافاضل حالتِ بیماری میں صاحب فراش تھے۔ لوگوں نے آپ کو اس حادثۂ فاجعہ کی اطلاع نہیں دی تھی کہ طبیعت پر غم کا غیر معمولی اثر پڑ سکتا ہے۔ جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی اور آپ چلنے پھرنے لگے تو لوگوں نے اطلاع دی۔ سنتے ہی آپ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ بیمار پڑ گیے اور غم میں اتنا بیمار رہے کہ اٹھارہ دن بعد آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

یہ تو بس ایک واقعہ ہے اس کے علاوہ ہزاروں واقعات ایسے ہیں جو اس مختصر رسالہ میں شامل کرنا ممکن نہیں۔

آپ کی ایک انوکھی کرامت

آپ کے ایک بچپن کے دوست محمد حسین صاحب تھے۔ ایک بار محمد حسین صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ حضور میری شادی کو بارہ برس ہو گیے ہیں مگر اب تک کوئی اولاد نہیں ہے۔ اتنا سننے کے بعد حضور صدر الافاضل کی پیشانی پر ایک چمک پیدا ہوئی اور فرمایا کہ میاں! کلیر شریف جاؤ، وہاں تم کو اولاد کی بشارت دی جائے گی۔ محمد حسین صاحب کلیر روانہ ہو گیے۔ کئی روز تک صابر پاک کے مقدس دربار میں حاضری دیتے رہے اور حضرت مخدوم صابر کلیری رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے رہے کہ حضور مجھ کو آپ کے دربار میں مولانا سید محمد نعیم الدین نے بھیجا ہے۔ سرکار کرم

فرمایئے اوراللہ سے دعا کیجئے کہ قادر مطلق مجھےاولاد سے سرفراز فرمائے۔

ایک روز آپ آستانۂ پاک سے قریب فرش پر سو رہے تھے کہ سرکار صابر پاک رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے لیے اولاد کا تحفہ مولانا نعیم الدین کے پاس ہے جا کے لے لو۔ اتنا سننے کے بعد آپ خوشی کے عالم میں بیدار ہوئے اور مرادآباد حضور صدر الافاضل کی بارگاہ میں تشریف لے آئے۔ ابھی محمد حسین صاحب نے کلیر شریف کے تعلق سے کچھ کہا بھی نہیں تھا کہ حضور صدر الافاضل نے وہ ساری باتیں جو صابر پاک نے محمد حسین صاحب کو حالت خواب میں بتائی تھیں بیان فرمادیں، گویا کہ خواب محمد حسین صاحب نے نہیں بلکہ حضور صدر الافاضل نے دیکھا ہو۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو اولاد ہونے کی بشارت دیتا ہوں اتنا سننا تھا کہ محمد حسین صاحب خوشی سے جھومنے لگے اور بولے: حضور ہونے والے بچے کا نام بھی بتا دیں۔ حضرت نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بچے کا اصلی نام محمد اور پکارنے کے لیے فضیل رکھنا۔ جب نو ماہ گزرے تو محمد حسین صاحب کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا اس کو بارگاہ صدر الافاضل میں لایا گیا آپ نے اس کا اصلی نام محمد اور پکارنے کے لیے فضیل نام رکھا۔ محمد حسین صاحب نے کہا: حضور دوسرا بچہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: دو سال بعد۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، دو سال کے بعد جب دوسرا بچہ ہوا تو محمد حسین صاحب نے عرض کی: حضور تیسرا بچہ کب ہوگا؟ فرمایا: دو سال بعد۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، جب مولانا محمد حسین

صاحب کے تین بیٹے ہو گئے تو انہوں نے حضور صدر الا فاضل کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور ایک بیٹی کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی اور ارشاد فرمایا کہ دو سال بعد بیٹی ہوگی اس کا نام کنیز فاطمہ رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس بچی کا نام کنیز فاطمہ رکھا گیا۔

اللہ اکبر! قربان جایئے حضور صدر الا فاضل کی نگاہ عنایت پر جو مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے غلام ہو کر محمد حسین صاحب کو اللہ کے حکم سے اولاد سے نوازتے ہیں جب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام نعیم الدین کا یہ عالم ہے تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم کیا ہوگا۔ شعر ؎

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا

آپ سخاوت کے بادشاہ

آپ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کے مظہر تھے، مصاحبین پر پروانہ وار نثار ہونے کا جذبہ رکھتے تھے، تلامذہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ کی خدمت عالیہ میں دیگر مقامات سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بغرض استفادہ بکثرت علما آتے تھے، اس دوران ان سب کی کفالت آپ فرماتے اور ان کو کافی انعام واکرام سے نوازتے۔ اس سلسلہ میں حضرت علامہ مفتی محمد یونس صاحب نعیمی (ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور پاکستان) ارشاد فرماتے ہیں: میں نے نو سال جامعہ نعیمیہ

مرادآباد میں رہ کرکبھی کسی سائل کو دیار صدرالافاضل سے خالی ہاتھ جاتے نہ دیکھا بلکہ میری آنکھوں نے ایسا بھی دیکھا کہ سائلوں کو آپ نے اپنے بدن کے کپڑے تک دے دیے۔ اور متعدد غربا، مساکین، بیواؤں اور یتیموں کو آپ کے در دولت سے پلتا دیکھا، ہر غریب و مسکین کو سہارا دینا آپ کا مشغلہ تھا اور جس کو آپ نے سہارا دے دیا وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

وصال پرملال

معین العلما علامہ غلام معین الدین نعیمی کا بیان ہے کہ آپ نے وصال سے چند منٹ پہلے مرید کرنے کا سلسلہ بند کیا اور کچھ وقفہ کے لیے خاموش ہو گیے، پھر اس کے بعد چشم پاک کھولی آپ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی، معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آپ کے سامنے نبی اکرم نور مجسم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوں۔ بلند آواز سے کلمۂ طیبہ کا ورد کر رہے تھے، پیشانی مبارک پر بے حد پسینہ آرہا تھا، (امام بخاری علیہ الرحمہ کے وصال کے وقت بھی پسینہ نکل رہا تھا، اسلاف کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ بوقت وصال پسینہ آنا خاتمہ بالخیر کی علامت ہے) پھر آپ نے وصال سے کچھ لمحے قبل از خود قبلہ رخ ہو کر اپنے دستہائے پاک اور قدمہائے ناز کو سیدھا کر لیا تھا اور آواز دھیرے دھیرے مدھم ہوتی چلی گئی، جب شہزادگان نے کان لگا کر سنا تو آپ کی زبان مبارک پر کلمہ طیبہ جاری تھا، پھر اس کے بعد آپ کے سینہ مبارک پر نور کی ایک لہر چمکی اور علم و عمل کا یہ جبل استقامت، زہد و تقوی کا سیل

رواں، اہل سنت کا تاجدار، علم وفضل کا گوہر، آبدار حقیقت ومعرفت کا شہسوار، ملت اسلامیہ کا غمخوار، اعدائے اسلام کے لیے تیز تر تلوار، مسلک اعلی حضرت کا سب سے پہلے نعرہ لگانے والا، مسلک اعلی حضرت کا ناصر، سواد اعظم کا ناظر اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناصح، شریعت وطریقت کا آفتاب ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز جمعہ ۱۲ بج کر ۱۲ منٹ پر شب میں تمام محبین کو داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

مزار پاک: آپ کا مزار پاک جامعہ نعیمہ دیوان بازار مراد آباد کی مسجد کے بائیں پہلو میں مرجع خلائق ہے، ہر سال ۱۸ ذی الحجہ کو آپ کا سالانہ عرس منایا جاتا ہے۔

کون صدر الافاضل؟

کون صدر الافاضل؟

جب باطل فرقے اپنے آپ کو حنفی کہہ کر اہل سنت کو گمراہ کر رہے تھے، تو مسلک امام اعظم اور مسلک اہل سنت کو مسلک اعلی حضرت کا نام دیکر صدر الافاضل نے اہل سنت پر بہت بڑا احسان کیا۔

جی ہاں وہی صدر الافاضل جس نے سب سے پہلے مسلک اعلی حضرت کا نعرہ لگایا۔

کون صدر الافاضل؟

وہ صدر الافاضل جس نے آٹھ برس کی عمر شریف میں قرآن پاک کا حفظ مکمل فرما لیا۔

ہاں ہاں وہی صدرالافاضل جس نے بیس برس کی عمر شریف میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت حاصل کر کے مسند افتا و تدریس پر ایسا سکہ جمایا کہ رہتی دنیا تک اس کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

کون صدرالافاضل؟

جی ہاں وہی صدر الافاضل جس نے پچیس برس کی عمر میں الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفی علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی مدلل کتاب لکھی جس کا جواب باطل فرقے قیامت تک نہیں دے سکتے۔

کون صدرالافاضل؟

وہ صدرالافاضل جس کو دیکھ کر حضور اعلی حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نعیم الدین کو دیکھتا ہوں تو میرا علم جوش مارنے لگتا ہے۔

ہاں ہاں وہی صدرالافاضل جس کو اعلی حضرت نے صدرالافاضل کا لقب دیا۔

ہاں وہی صدرالافاضل جس نے اعلی حضرت کے مسلک کی ایسی اشاعت کی کہ امام اہل سنت بول پڑے؛

میرے نعیم الدین کو نعمت
اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

کون صدرالافاضل؟

وہی صدرالافاضل جس کے دربار سے کوئی حاجت مند خالی نہ گیا۔

ہاں وہی صدر الا فاضل جو جود وسخاوت کا سلطان ہے۔

کون صدر الا فاضل؟

وہی صدر الا فاضل جس نے جامعہ نعیمیہ کی شکل میں اہل سنت کو وہ عظیم ادارہ عطا فرمایا جو پوری دنیا میں علم کی شعائیں بکھیر رہا ہے۔

ہاں وہی صدر الا فاضل کہ جس کے شاگرد حافظ ملت، مجاہد ملت، احمد یار خان نعیمی جیسے علمائے ربانیین ہیں۔

کون صدر الا فاضل؟

وہ صدر الا فاضل جس نے کنز الایمان کے ساتھ خزائن العرفان لکھ کر کنز الایمان سمجھنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

ہاں وہی صدر الا فاضل جس نے کنز الایمان کے ساتھ خزائن العرفان لکھ کر اپنے نام کو اعلیٰ حضرت کے ساتھ دائمی طور پر جوڑ لیا۔

کون صدر الا فاضل؟

وہ صدر الا فاضل جو اپنے پیر و مرشد کا سب سے چہیتہ شاگرد بھی ہے مرید بھی ہے اور خلیفہ بھی۔

ہاں وہی صدر الا فاضل جس کو اعلیٰ حضرت کا احب الخلفا کہا گیا۔

کون صدر الا فاضل؟

وہی صدر الا فاضل جس نے بد مذہبوں سے لیکر اہل ہنود اور یہود و نصاری سب کا ایسا

ردفرمایا کہ ایوان باطل میں زلزلہ برپا ہو گیا۔

جی ہاں وہی صدرالافاضل جب آریہ دھرم زور پر تھا اور قرآن کو بندے کا کلام کہا جا رہا تھا تو صدرالافاضل نے مناظرے کرکے باطل کو دھول چٹائی اور احقاق حق کتاب لکھ کر قرآن پر ہونے والے تمام اعتراضات کو دفع فرمایا۔

کون صدرالافاضل؟

جس کو اعلیٰ حضرت ہر جگہ اپنا نائب بنا کر بھیجا کرتے تھے۔

ہاں وہی صدرالافاضل جو اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد اہل سنت کا متفق علیہ قائد تھا۔

ہاں وہی صدرالافاضل جس سے صدرالشریعہ بے انتہا محبت فرماتے۔

ہاں وہی صدرالافاضل جو کرامت و شرافت کا مرکز ہے، جو فیض و برکت کا مصدر ہے، جبل استقامت ہے۔

کون صدرالافاضل؟

ہاں وہی صدرالافاضل جو حافظ بھی ہے، قاری و عالم و مفتی بھی ہے، بلکہ عالم ہی نہیں علم کا پہاڑ ہے، فضل کا سمندر بھی ہے، اعلیٰ مدرس بھی ہے، بہترین مقرر بھی ہے، بے مثال مصنف بھی ہے جس نے سیکڑوں کتابیں اہل سنت کو عطا فرمائیں، شاعر بھی ہے، مقالہ نگار بھی ہے، شریعت و طریقت کا آفتاب بھی ہے، اخلاق و کردار میں اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر بھی ہے، مناظر بھی ہے، محقق و مدبر بھی

ہے، مفسر و محدث بھی ہے، طبیب و حکیم بھی ہے۔ غرضیکہ بہت سارے علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھنے والی ذات کا نام صدر الافاضل ہے۔

تم التحریر بفضل القدیر

☆☆☆☆☆☆☆

اہم گزارش

اگر میرے اس رسالہ میں کوئی خامی نظر آئے تو میں آپ کا شکر گزار رہوں گا کہ میری خامی کو دامنِ عفو میں جگہ دے کر میری اصلاح فرمائیں۔ میں اہل علم حضرات سے اصلاح کا متمنی ہوں۔ اور اگر آپ نے میری اصلاح کیے بغیر مجھ سے تخالف کی بنا پر مجھے تضحیک و تشنیع اور تنقید کا نشانہ بنایا پھر بھی آپ مجھے متحمل و متبسم پائیں گے۔ اصلاح کر کے مندرجہ ذیل نمبر یا ای میل پر مطلع فرمائیں۔

محمد ارقم رضا نوری مرادآبادی

9760372653

arqamnoori786@gmail.com